نشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | | بانخاتم و مہر لندہ منشور محمدؐ | | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | | گویان صفت و سیرت مبرور محمدی

منشور محمدیؐ

چو منشور ظلمت زداد جہان | ز فضل خدا نخیلے مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر ازد | بیک عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بوصفش چنین | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۵ جمادے الاول سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سی نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جو دو زبانین | بیکار نہین یہ لوگ جانین
دونون دینی ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہی جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبرجد | منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبرؐ | مدتے جائے فصیح تجہہ پر
آغاز نے تجہسے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام
توحید سے ہے جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی رد بزو نہین تہا
ای تجہپہ درود اور معطر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیری ہی فیض سی ز آغاز | منشور محمدی یہو ممتاز
پرچہ ہی اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جوبن پر اسکی یہو جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال
عاشق کی بجا ہی ناشکیبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن
آمادہ ہی غیر دین سے دیر
امت سی تیرے یہی ہی امید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت
وہ مرد شریف پاکدین ہے
ہین سی سے اسکی ہون گرامی
سنکر مری معدلت بیانی
ہی تمکو ضرور گر ہو دیندار
قیمت مین بی بہا ہون لیکن
تم حق شیوع مہتمم کو
ز پاسے بدل وہ مرد دانا
ہر عشرہ مین سال ہجری کا
اس چودہ مہینہ تیرہوان سال
ظاہر ہی اسکی دلغتر می
راہب قسیس اہل صلبان
نازان ہے بہت تری مدد پر
رکہیگی عزیز اس کو جاوید
ای ہو منوای نبی کی پیارے
حق نے اسی دی ہی کیا سعادت
اسلام کا دل ہے جو مین ہے
وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
لازم ہی تم کو قدردانی
دل بیچ کے ہو مرے خریدار
ملنا مرا مغتنمون ہے ممکن
فوراً ز رنقد پانچ بھیجو
کرتا رہیگا مجہے روانا
حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلد دن کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ر جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو نیم ۰ر ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر رہین ۷ پرچے ان کے نام پر روانہ کئے جاوین گے۔

استہار

اجرائے مدرسۂ دار العلوم اسلامیہ

(متعلق انجمن اسلامیہ مدراس)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وآلہ الطاہرین واصحابہ الماجدین۔ اما بعد مبرہن ہو کہ بوجہ فتنہ مارس اسکول دلوہین پادریان بہ نسبت دین محمدی علی سبیل الاعلان انجمن اسلامیہ مدراس سے بہ حسن انتظام غلام محمد صاحب بہادر میر محفل صیغہ حسنات وغیرہ وغیرہ اک مدرسہ بنام دار العلوم اسلامیہ تاریخ ۲۵ ربیع الثانی مطابق ۲۳ فبروری سنہ الیہ سے بالفعل انجمن ہی مین جاری ہوگیا ہے اور بدستور مدارس سرکاری الحال میاٹریکیولیشن تک کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے اور سوائے اسکے جسکے عمر سے دس گنہون تک قرآن مجید وفقہ عقاید کی تعلیم ہوگی اور چار سے پانچ تک متفرق تلامیذ عربی و فارسی کی تعلیم بوجہ احسن صورت پذیر ہوگی اور ظہر و عصر کی نماز کا ہر روز جماعت سے شاگردون کو مدرسہ ہی مین پڑہنا ضرور ہوگا اور غریبون کے اطفال کی تعلیم مفت ہوگی اس لئے ہم جمیع اہل اسلام سے امید رکہتے ہین کہ اپنی اپنی لڑکون کو اس مدرسہ دار العلوم اسلامیہ مین جسکی بنا محض خیر خواہی اہل اسلام پر مبنی ہے ضرور روانہ فرماوین گے اور اس مدرسہ کی ہر اک امر کی رعایت مین حتی المقدور سعی فرماوین گے اور جن شاگردون اور اساتذہ نے مارس اسکول ترک کی ہے ان سب کی داخلی کا اہتمام والتزام بہی لازمی سمجہا گیا ہے چنانچہ بالفعل دو چار استاد اسی اسکول سے اس مدرسہ مین مامور ہو چکے اور دوسرے دیار و امصار کے روسا و عمائد اہل اسلام سے بہی یقین ہے کہ اس مدرسۂ دینی کے قیام و استحکام کی سعی جزیل سے اہل انجمن کو ممنون فرماوین گے۔ اتفاق۔

مکرمی معظمی جناب مولانا محمد رفیق صاحب دام عنایتکم۔ تسلیم۔ نقشۂ ذیل دفتر مسجد جامع بمبئی سے نقل کرکے بغرض اندراج اخبار خدمت شریف مین روانہ کیا ہون امید کہ آپ اسکو درج اخبار فرماکے اللہ تعالی سے اجر عظیم کے مستحق ہون اللہ تعالی ان نومسلمون کو توفیق نیک عطا کرے اور اس دین پاک سے پیروی کی ہدایت بخشے۔ مورخہ ۳۰ شہر

ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ۔ نیازمند محمد اسماعیل مہطونی

کریسہ	محمد خاں	محمد حسین	محمد خاں	اسلامی نام
۲۲	۳۰	۲۰	۳۰	عمر
لیہان	مرتی	بردوان	مرتی	ذات
کلاپور	شاہپور بھگاوتی	کلکتہ	شاہپور	وطن
منظورہ	گوہندوال	کلکتہ	گوہندوال	ایام جہالت کے نام
الیف	الیف	الیف	الیف	روز
۲۲	۱۷	۱۷	۱۷	تاریخ
الیف	الیف	الیف	الیف	مہینہ
الیف	الیف	الیف	الیف	سنہ

حجت فخری ۱۳۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز الملک الجلیل الذی ارسل محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواضح الدلیل۔ وسواء السبیل۔ واذل لوطأتہ اہل الشرک والاباطیل۔ وبعثہ من خیر القرون فی اشرف جیل واعز قبیل۔ ونوہ بقدرہ وقدرہم فی ای کثیرۃ من التنزیل۔ وذلک مثلہم فی التوراۃ مثلہم فی الانجیل۔ واصلی واسلم علی من ہو کمل الکمال وجل الجلال وجلۃ الجمال بالاجمال والتفصیل۔ وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ اہل الاثار ومانح ہدیل ورساحر اطفیل اما بعد ناظرین اخبار فیض بار منشور محمدی پر واضح ہو کہ جب تئیں تہور اعرصہ ہوا کہ اخبار منشور محمدی نمبر (۱۰) جلد (۱۳) مین وعدہ کیا تہا کہ بشرط زندگی ایک مضمون دربارہ ابطال الوہیت مسیح مصلوبی لکہا جاویگا۔

اب ہم بموجب اپنے وعدہ کے ایک مضمون ابطال الوہیت مسیح مذکور مین لکہتے ہین اور جو کچہ اعتراض الوہیت مسیح موصوف پر وارد ہوتے ہین ہدیہ ناظرین کرتے ہین اور امید رکہتے ہین کہ عموماً سب حامیان دین پولوسی اور خصوصاً جناب پادری اسکاٹ صاحب ان اعتراضات مندرجہ ذیل پر بلا تعصب وتاسف نظر انصاف فرماوین اگر ان مین کسی طرحکا نقص پاوین تو فقیر کو بذریعہ کسی اخبار ویا خط سے مطلع کرین اور اگر سب اعتراضات راست وصحیح ہین تو بلا عذر اعتراف انکی صحت کا کرلین اور اقرار الوہیت مسیح مصلوبی سے باز آوین۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

اعتراض اول مسیح مصلوبی کی کل عمر ۳۳ برس کی ہوی ہے اور آپ نے صرف ۳ برس نبوت کی ہے باقی ۳۰ برس مین آپنے از روے اناجیل کوئی دعوے نہ کیا بلکہ اوسوقت کے لوگ آپ کو صرف ایک بخار خیال کرتے تہے جب آپ ۳۰ برس کی عمر مین حضرت یوحنا ابن ذکریا علیہ السلام کے مرید ہوے اور بموجب رسم گناہگاردن کے حضرت یوحنا سے اصطباغ لیا تو اسوقت آپ پر روح القدس نازل ہوی اور بعد نزول روح القدس آپنے دعوی رسالت کا کیا اور یہ جو حضرات عیسائی کہتے ہین کہ روح القدس ایک اقنوم اقانیم ثلاثہ سے ہے یعنے باپ بیٹا روح القدس اور روح القدس کے نازل ہونے سے بیشک آپ مجسم خدا ہوگئے۔ ہم کہتے ہین کہ اگر روح القدس کے نازل ہونے سے عیسیٰ مصلوبی مجسم خدا خیال کئے جاتے ہین

تو ہم اور کسے شخصون پر روح القدس کا نزول از روے
انجیل ثابت کر دیتے ہین کیا وہ اشخاص بھی مجسم خدا نیے
گئے جاوین گے یا نہین ؟ اگر وہ اشخاص بھی بسبب نزول
روح القدس کے مجسم خدا ہو گئے تو پھر مسیح مصلوبی کی
کیا خصوصیت ہے ؟ اور اگر وہ اشخاص روح القدس
کے نازل ہونے سے خدا کے مجسم نہین ہو سکتے ہین تو
پھر حضرات عیسائی کوئی وجہ معقول عیسی مصلوبی کو خدا
مجسم کہنے کی بیان کرین - ؟ اب ہم ان اشخاص کے سنو
جن پر روح القدس کا نازل ہونا از روے عہد
عتیق و جدید ثابت ہے - سموایل پہلا باب (۱۶)
آیت (۱۳) مین حضرت داؤد علیہ السلام پر خدا کی
روح کا نازل ہونا لکھا ہے چنانچہ ۱۳ آیت مین ہے
(تب سموایل نے تیل کا سینگ لیا اور اسے اوسکے
بھائیون کے درمیان ممسوح کیا اور خداوند کی
روح اس دن سے ہمیشہ داؤد پر اترتی رہی اور
سموایل اٹھکے رامہ کو روانہ ہوا) اور انجیل لوقا
باب ایک آیت (۱۵) مین شان حضرت یوحنا ابن
ذکریا علیہ السلام مین لکھا کہ اپنی مان کے پیٹ ہی
سے روح القدس سے بھر جائیگا چنانچہ (۱۵) آیت
مین مرقوم ہے (کیونکہ وہ خدا کے حضور بزرگ ہوگا
اور نہ مے اور نہ کوئی نشہ پیگا - اور اپنی مان کے
پیٹ ہی سے روح قدس سے بھر جائیگا - اور ایلیات
پر بھی روح القدس اترا تھا چنانچہ انجیل لوقا باب
ایک آیت (۱۷) مین لکھا ہے (اور ایسا ہوا کہ جونہین
الیسبات نے مریم کا سلام سنا لڑکا اسکے پیٹ مین اچھل
پڑا اور الیسبات روح قدس سے بھر گئی) حضرت ذکریا
علیہ السلام بھی روح القدس سے بھر گئے تھے چنانچہ
انجیل لوقا باب ایک آیت (۶۷) مین مرقوم ہے (اور
اسکا باپ ذکریاہ روح قدس سے بھر گیا اور نبوت
کی راہ سے کہنے لگا کہ الخ -) اور حواریین بھی روح
القدس سے بھر گئے تھے چنانچہ اعمال باب (۲) آیت
(۴) مین لکھا ہے (تب وے سب روح قدس سے
بھر گئے) اور حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی روح قدس
اترا تھا - چنانچہ پیدایش باب (۴۱) آیت (۳۸) مین
لکھا ہے (فرعون نے اپنے نوکرون کو کہا کیا ہم ایسا
جیسا یہ مرد ہے کہ جس مین خدا کی روح ہے پا سکتے ہین)
اور یشوع فرزند نون پر بھی روح قدس اتری تھی
چنانچہ گنتی باب (۲۷) آیت (۱۸) مین لکھا ہے (تب
خداوند نے موسی کو کہا کہ نون کے بیٹے یشوع کو لے
وہ ایک شخص ہے جسمین روح ہے اسپر اپنا ہاتھ رکھو)
اسکے سوائے اور بھی بہت سے اشخاص ہین جن پر
روح القدس کا اترنا ثابت ہے - اب حضرات عیسائی
انصاف سے غور فرماوین کہ روح القدس تو اکثر
بزرگون پر نازل ہونا ثابت کیا گیا ہے کیا یہ سب
بزرگ خدائے مجسم تھے ؟ اگر یہ حضرات نہین تھے تو
مسیح مصلوبی بسبب نزول روح القدس کے کیونکر
خداے مجسم بن گئے - ؟ ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین

اعتراض دوم

سب بنی آدم عموماً دو قسم پر منقسم ہین ایک قسم انبیا علیہم السلام کی ہے جن کو خدا کے طرف سے نبوت یا رسالت یا پیغمبری عطا ہوئی

ہے یہ پاک لوگ نبوت و رسالت و پیغمبری کے دعوے مین
چند ظاہری علامات رکھتے ہین جن سے امتیاز ان مین
اور قسم دوم مین جو عبارت عوام سے ہے کی جاتی ہے
پہلی علامت معجزہ دوسری علامت پیشین گوئی تیسری
علامت تعلیم چوتھی علامت نیک چال چلن ہے اب تم
چارون علامات ایسے عمدہ اور صاف ہین جن سے نبی
بعد دریافت نبوت ان کے دعوے سے علحدہ کئے جاسکتے
ہین اور عوام لوگ جو سوائے انبیا علیہم السلام کے
ہین وہ اپنے مین جب علامات مذکورہ نہین پاتے ہین
اور وجود ان علامات کا خاصکر انہین مقدس حضرات
مین معلوم کرتے ہین تو لاچار ہوکر ان کو اپنے سے
افضل جانکر انکی نبوت و رسالت و پیغمبری کے قایل
ہوتے ہین مگر حضرات عیسائی سوائے ان دو قسم
بنی آدم سے وجود قسم ثالث کا بھی جو عبارت خدائے
مجسم ہے خیال کرتے اور وہ قسم ثالث خاص عیسیٰ
مصلوبی کے لئے مقرر و مخصوص کرتے ہین۔ تو اب مین
ان حضرات سے دریافت کرتا ہون کہ جس طرح عوام
سے انبیاء و مرسلین و پیغمبرون کو تمیز کرنے کے لئے یہ
چار علامات مسلم الطرفین مقرر کئے گئے ہین آپ حضرات
بھی کوئی علامت یا قاعدہ جو فارق بین الانبیا اور
خدائے مجسم ہو اور جو مسلم الطرفین بھی ہو بیان
فرماوین مگر لحاظ اس امر کا ہو کہ وہ قاعدہ یا علامت
متعلق بافعال ہو کیونکہ فعل ہی سے خالق اور مخلوق
مین فرق کیا جاتا ہے۔ دیکھئے خالق زمین و آسمان اللہ
پاک تبارک و تعالیٰ نے بشمارہ ہزار عالم پیدا کیا ہے
اور اگر اس سے ادنی مخلوق ایک مچھر سے برابر جانے تمام
انبیا و مرسلین اور جن و ملایک اپنی اپنی طاقت صرف
کرین تو بھی انسے خلقت ایک مچھر کی بھی محال ہو جس
بے قدرتی سے وے خود معترف ہیکے خدائے واحد
لاشریک کے قایل ہوتے ہین۔ ایسا ہی آپ بھی کوئی
ہیسا فعل اپنے میسے مصلوبی کا جسکو خدائے مجسم قصد کرنے
ہین بیان فرماوین جسکا وقوع عوام بنی آدم سے
کجا بلکہ خواص بنی آدم سے بھی جو انبیا و مرسلین ہین
دشوار و محال ہو۔ جب آپ کوئی ویسا فعل جو آپ
کے میسے مصلوبی مین پائے جاوے اور دوسرے
انبیا و مرسلین اسکے کرنے سے عاجز و بے قدرت ہون
بتلا نسکین تو خود ہی انصاف سے فرماوین کہ یہ آپکا
دعوے بے دلیل کون قبول کریگا اور کیونکر ویسا
دعوے پایہ صحت کو پہنچیگا۔ اگر ایسا بے دلیل دعوی
قبول ہی کیا جاوے تو پہلا انصاف سے فرماوین کہ
اس مین ہنود کی کیا خطا ہے جو ان کا دعوی بے دلیل
نہ قبول کیا جاوے جیسا آپ خدا کو شکل عیسی مصلوبی
مین اتارکے ان کا نام خدائے مجسم رکھے ہین ایسا ہی
ہنودنے بھی خدا کو بطور اوتار کے وجود ماجہ رام
چندر مین اتارا ہے اور جیسے آپ خدا کو کبوتر کے شکل
مین اتارتے ہین اسی طرح اہل ہنود خدا کو اور کسی کے
شکل مین اتارتے ہین پھر آپ اور ہنود مین کیا فرق
رہا۔ اگر آپ مرد میدان ہو تو عقلی دلیل سے اہل ہنود
کا دعوی باطل کر دکھلاوین ورنہ ہمارے نزدیک
آپ اور وے ہر دو اعتقاد شرک مین برابر ہین ع

۱۶۴

او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔

اعتراض سوم بقول نصاری مسیح مصلوبی مین دو صفتین تہین ایک انسانیت دوم الوہیت۔ اب اون نصاری سے مری یہ التماس ہے کہ آیا ہر دو صفات انسانیت والوہیت وجود عیسی مین دوامی تہے یا اتفاقی۔ اگر ہر دو صفات مذکورہ بالا آپ کے وجود مین ہر وقت و ہر آن رہا کرتے تہے تو جو صفت آپ کے وجود مین الوہیت کی موجود تہی تو اس کے لئے صفت عالم الغیبی نہایت ضروری ہے تا کسی وقت اس صفت الوہیت کو جہل نہ ہو کیونکہ جہل شان صفت الوہیت سے بعید ہے حالانکہ انجیل کے پڑہنے سے یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ صفت جہل یعنے بے خبری عیسی مصلوبی مین موجود تہی جسکا کوئی عیسائی انکار نہین کر سکتا انجیل مرقس مین لکہا ہے کہ ایک روز عیسی مصلوبی نے قیامت کا وعظ کیا جب آپ کے شاگردون نے قیامت کا دن مقرر دریافت کیا تو آپنے صاف جواب دیدیا کہ مین کیا بلکہ فرشتون کو بہی قیامت کا دن معین معلوم نہین چنانچہ انجیل مرقس باب (۱۳) آیت (۳۲) مین لکہا ہے (مگر اس دن اور اس گہڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے۔) اور بہی انجیل مین لکہا ہے کہ ایک عورت نے عیسی مصلوبی کا دامن پکڑا تو اسوقت بہت بیمار تہی بسبب کثرت بیمار کے آپنے لوگون سے دریافت کیا کہ مرے دامن کو کسنے چہوا تہا چنانچہ انجیل مرقس باب (۵) آیت (۳۰) مین لکہا ہے

کتاب یسوع نے فی الفور اپنے مین جانا کہ مجہ مین سے قوت نکلی اس بیمار کے طرف متوجہ ہوکر کہا کہ میرے کپڑے کو کس نے چہوا) دیکہیے کہ عیسی مصلوبی کو اپنے دامن چہونے تک کی بہی خبر نہین تہی بلکہ لوگون سے دریافت کیا۔ اب کوئی حق پرست عیسی مصلوبی کو عالم الغیب جان سکتا ہے۔؟ ہان منکران آیات کا ایسے دعوے کرنے پر مجاز ہے۔ باقی رہا نصاری کا یہ کہنا کہ اکثر باتین مسیح مصلوبی نے قبل از وقوع بیان کی ہے۔ جیسا کہ اپنے کو گرفتار کرنیوالیکا حال۔ یا تیسرے دن زندہ ہونا وغیرہ۔ سو ان کا جواب ہم دو طور پر دیتے ہین پہلا جواب یہ کہ یہ تمام باتین جن کو نصاری مسیح کے پیشین گوئیان قرار دیتے ہین وہ قابل اعتبار نہین کیونکہ وہ سب باتین بعد وقوع تحریر کئے گئے ہین۔ ہان اگر قبل از وقوع بیان کیجاتین اور اسیوقت تحریر ہوچکے ہوتین تو البتہ قابل اعتبار ہوتین۔

دوسرا جواب یہ کہ صدہا سال قبل از وقوع سے بہت سے انبیا علیہم السلام بذریعہ الہام بہت امور غیب بیان کر گئے ہین جس سے کوئی عیسوی منکر نہین ہو سکتا۔ بالفرض اگر کوئی پیشین گوئی مسیح نے کی بہی تو وہ بمشابہ اور انبیا کے پیشین گوئیون کے ہوگی۔ جب اور انبیا بسبب پیشین گوئیون کے خدا کے مجسم نہین ہوے اور ان کے پیشین گوئیان داخل الوہیت نہین ہین تو کیون مسیح مصلوبی کو بسبب پیشین گوئیون کے خدا کے مجسم خیال کرتے ہو؟ جب مسیح مصلوبی بر وقت و ہر آن عالم الغیب ثابت نہوے تو انسانیت اور

الوہیت کے اجتماع کے کیا معنے ؟ اگر نصاریٰ یہ کہین کہ
یہ سوال جو روز قیامت سے ہوا تہا بطور انسانیت
مسیح سے ہوا ہوگا اسلئے بطور انسانیت آپنے جواب
دیا ہوگا کہ مجہکو خبر نہین - اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کہنا
کہ مسیح سے انسانیت کے طور سوال ہوا ہوگا غلط ہے
کیونکہ اگر حواریین یہ امر دریافت کرتے کہ اے خداوند تو
تین من شیرنی کہا سکتا ہے یا نہین ؟ تو بیشک مسیح سائلین
کے جواب مین کہہ سکتے تہے کہ مین کیا کوئی انسان ہی یہ
کام نہین کر سکتا - بیشک یہ سوال انسانیت سے علاقہ
رکہتا ہے اور جب سائلین نے امورات غیب سے سوال کیا
تو علاقہ ایسے سوال کا انسانیت سے کیونکر ہوگا بلکہ ایسا
سوال علم غیب جو الوہیت سے متعلق ہے علاقہ رکہتا ہے
جس کے علم سے مسیح نے اپنا عجز ظاہر کیا اور اپنی عبودیت
بتلائی اور یہ بہی صاف کہدیا کہ مین تو کیا حقیقت رکہتا
ہون فرشتے بہی روز مین نہین جانتے ہین کیونکہ علم
غیب کا سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے نہ کسی فرشتہ
کو ہے نہ کسی پیغمبر کو اور پیغمبر بہی صرف اتنا ہی بیان
کرتے ہین جتنا ان کو بذریعہ الہام الٰہی معلوم کرایا
جاتا ہے - اگر یہ مانا ہی جاوے کہ یہ سوال مسیح کے
انسانیت سے ہوا ہوگا تو ہم کہتے ہین کہ کیا مسیح مصلوبی
کی حالت پر آپکی انسانیت غالب آگئی تہی جو آپکی
الوہیت نے جواب نہ دیا بہلا یہ کہین ہو سکتا ہے کہ
انسانیت حقیقت پر غالب آجاوے - ہمنے صدہا
مقامات انجیل مین دیکہے ہین کہ جہان مسیح عربی سے کام لیتے ہین اور جب

چاہین فارسی سے کام چلائین اور جب چاہین اردو سے
کام لین نہ یہ کہ جب کوئی شخص کوئی خط عربی پڑہنے
پیش کرے تو عالم صاحب فرما دین کہ اسوقت ہم عربی
نہین پڑہ سکتے کیونکہ اسوقت ہمپر فارسی یا اردو کا
غلبہ ہے - اور جب کوئی فارسی کا سلسلہ شروع کرے
تو عربی یا فارسی کا غلبہ ہے کہدین - اور جب اردو کا
کوئی خط لاوے تو فارسی و عربی کا غلبہ فرما دین :
بہلا ایسے عذر کرنیوالے عالم کا کون شخص اعتبار کریگا
بلکہ ایسے عالم سے ہر سہ علم مین شک واقع ہو جاویگا -
اگر عیسوی لوگ یہ فرما دین کہ ایک صفت کے منقضی
ہو جانے کے بعد دوسری صفت آجایا کرتی ہی اور علیہذا القیاس
دوسری صفت کے بعد پہلی صفت اور اسی طرح تغیرات
رہا کرتے ہین - اگر یہ تغیرات ہر دو صفات کے تسلیم ہی
کیا جاوین تو قائلین الوہیت مسیح مصلوبی یہ ارشاد
فرما دین کہ ان تغیرات ہر دو صفات مذکورہ بالا کا دورہ
کتنے کتنے عرصہ کا ہوا کرتا تہا اسکی حد معین فرما دین ؟
مگر ثبوت انجیل سے ہو ؟

اعتراض چہارم انجیل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح
مصلوبی حضرت یوحنا ابن ذکریا علیہ السلام سے جا کر
مرید ہوے تو یوحنا نے آپ کو دریاے یردن مین
غوطہ دیکر اصطباغ دیا جب آپ پانی سے باہر آئے اور لب
دریا کہڑے ہوے تو اسوقت ایک کبوتر اترتا ہوا
لوگون کو دکہائی دیا اور آسمان سے یہ ندا آئی کہ تو میرا
پیارا بیٹا ہے جسپر میں خوش ہتی (باب ۳ آیت ۱۶)
مین لکہا ہے (اور یسوع بپتسمہ پاکے فوراً پانی سے

نکل سے اوپر آیا اور دیکھو کہ اسکے لئے آسمان کھل گیا
اور اسنے خدا کی روح کو کبوتر کے مانند اترتے اور
اپنے اوپر آتے دیکھا (۱۷) اور دیکھو کہ آسمان سے ایک
آواز یہ کہتی آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مین خوش
ہون) اس اوپر کی عبارت سے واضح ہوا کہ اوسوقت
وجود تین چیز کا تہا ایک تو عیسے اور دوسرا روح القدس
جو شکل کبوتر مین اترا یہ دو تو جسم کثیف اور محدود
تہے۔ عیسی کا محدود و مجسم ہونا تو مسلم بین المطرفین
ہے۔ رہا یہ امر کہ روح القدس جسم والا اور محدود تہا
یا نہین تو انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہی مجسم و محدود
تہا چنانچہ انجیل لوقا باب (۳) آیت (۲۲) مین مرقوم
ہے (اور روح قدس جسم کی صورت مین کبوتر کی طرح
اسپر اتری الخ) تیسری وہ چیز جس سے یہ آواز آئی کہ
تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ یہ تیسری شئی علاوہ ان دو وجود
مجسم و محدود کے تہی جسپر اطلاق جسم و محدودیت کا
آنہین سکتا اب ایک ہی زمانہ اور ایک ہی آن مین
تین وجود علیحدہ علیحدہ ثابت ہوے۔ انصاف فرمائے
جب تین وجود جدے جدے ثابت ہو چکے اور دو
وجودون کا کثیف ہونا بہی معلوم ہو گیا تو پھر تثلیث
حقیقی کیسی؟ عیسویون کا جو تینون کو خدا کہتے ہین
مرتکب ہونا بوجہ اتم ثابت ہو گیا۔ اب اگر کوئی عیسائی
عقل کا دشمن یون کہے کہ ہمارا اعتقاد مطلق تثلیث
کا نہین بلکہ ہم تو تثلیث فی التوحید کے معتقد ہین تو مین
کہتا ہون کہ عیسویون کا یہ اعتقاد کرنا بالکل خلاف
اور محال کا قایل ہونا ہے کیونکہ اجتماع ضدین تو سب
عقلا کے نزدیک محال ہے اور کثرت حقیقی اور وحدت حقیقی
باہم متضاد ہین ان کا اجتماع بہی ایک جا پر محال ہے جیسا
وقت واحد مین ایک جا پر دھوپ اور سایہ کا ہونا محال
ہے۔ بعض قسم علم عیسائی شاید یہ کہدین کہ تثلیث فی التوحید
اور توحید فی التثلیث کی مسئلہ کی دریافت سے عقل
قاصر ہے جیسا کہ خداوند کریم کی ذات اور صفات کی
کنہہ معلوم کرنے سے عاجز ہے۔ مین کہتا ہون کہ تثلیث
فی التوحید سے مسئلہ مین عقل کو علم عدم اور علم استحالہ
ہے جیسا کہ محالات مین ہوتا ہے اور خداوند کریم سے
ذات و صفات کے بہید کو معدوم کرنے مین جو کہ معلوم الوجود
اور مجہول الکیفیتہ ہے عقل کو عدم علم اور ان کے دریافت
کرنے مین حیرت ہوتی ہے جیسا کہ تمام متشابہات مین ہوا
کرتی ہے۔ اور علم عدم اور عدم علم مین بہت بڑا فرق
ہے جس کو ہر ایک ذی علم اور صاحب عقل معلوم کر سکتا ہے
پس عیسویون کا متشابہات پر محالات کو قیاس کر کے
یہ کہدینا کہ ہماری عقل اوس کو دریافت کر نہین سکتی
سراسر باطل اور قیاس مع الفارق ہے۔ اگر کوئی عیسائی
یہ کہے کہ کثرت حقیقی اور وحدت حقیقی کا اجتماع محال
نہین جیسا کہ ایک سے ہندسہ مین باوجود ایک ہے
مگر اس مین طول اور عرض اور عمق اور مقدار بہی
ہوتا ہے۔ ایسا ہی ایک ورقت کہ باوجود وحدت
سے اس مین کثرت بہی ہوتی ہے یا شربت کہ باوجود
وحدت سے کئی چیزون سے مرکب ہوتا ہے۔ مین کہتا
ہون کہ عیسویون کا یہ خیال کرنا اور وحدت حقیقی
اور وحدت اعتباری مین فرق نہ سمجہنا صاف ضلال

ان کے عقل سے ماتہ دھونے پڑے ہے۔ کیونکہ ان سب
مثالون مین کثرت حقیقی اور وحدت اعتباری پائی
جاتی ہے نہ کہ وحدت حقیقی۔ عیسوی لوگ غور سے
ملاحظہ کرین کہ تثلیث فی التوحید سے مسلمین یا تو
تثلیث اور وحدت دونون اعتباری ہون گے
یا تثلیث حقیقی اور وحدت اعتباری۔ یا تثلیث اعتباری
اور وحدت حقیقی۔ یا تثلیث اور وحدت دونون
حقیقی۔ شق اول اور ثالث تو باطل ہے کیونکہ اول ہم تین
وجود علیحدہ علیحدہ ثابت کرچکے ہین۔ اور شق ثانی
بھی باطل ہے یعنے تثلیث حقیقی اور وحدت اعتباری
کیونکہ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ عیسائیون
کا خدا واحد حقیقی نہو بلکہ واحد اعتباری ہو۔ علاوہ
برین اگر عیسوی لوگ خداوند کریم کی وحدت
اعتباری لیتے ہین تو ایسی وحدت اور اعداد
مین بھی پائے جاتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ تثلیث
کا تو اعتقاد ہے اور تربیع اور تخمیس اور تسدیس
وتسبیع وغیرہ انکار ہے اور شق رابع بھی باطل
ہے کیونکہ کثرت حقیقی اور وحدت حقیقی کا ایک جا
پر مجتمع ہونا سب عقلا کے نزدیک محال ہے جیسا کہ
اول بیان ہوا۔ اب عیسویون کے پاس کیا رہا۔
توحید کا نام ونشان نہین تثلیث کا ڈن کا بج رہا
ہے۔ بھلا یہ شرک نہین تو اور کیا ہے؟۔

اعتراض پنجم عیسویون کا یہ قول اور یہ دعوی
کہ خدا کی ذات مین تین اقنوم ہین ایک باپ دوسرا
بیٹا تیسرا روح القدس تو مین یہ کہتا ہون کہ یہ
تین اقنوم یعنے باپ بیٹا روح القدس اپنے اپنے ذات
مین بہمہ صفت موصوف ہین یا ایک کے دو محتاج
ہین یا دو کا ایک محتاج ہے۔ اگر عیسوی لوگ یہ
فرمادین کہ یہ تینون اقنوم اپنی اپنی ذات مین بہمہ
صفت موصوف ہین تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ صریح شرک
ہے کیونکہ شرک سے یہی معنے ہین کہ ایک کے مساوی
دوسرے کو تصور کرنا حالانکہ آپنے تین کو مساوی
خیال کیا ہے تو پھر آپ سے مشرک ہونے مین کلام
ہی کیا ہے۔؟ اگر فرمادین کہ دو کا ایک محتاج ہے تو
جواب اسکا یہ ہے کہ جو محتاج ہوتا ہے وہ لایق خدا
ہونے کے نہین ہوسکتا ہے۔ اور باقی دو اقنوم
کے درجہ مین پھر مساوات پائی گئی سو دو کو مساوی
تصور کرنا یہ بھی شرک ہے۔ اگر ارشاد ہو کہ ایک
کے دو محتاج ہین تو جواب اسکا یون ہے کہ جو محتاج
دوسرے کے ہون وہ لایق خدا ہونے کے کیونکر ہوے؟
بلکہ خدا وحدہ لاشریک لہ وہ ہی ثابت ہوا جس کے
یہ دونون محتاج ہین اور خدا کی وحدانیت پر
خود مسیح مصلوبی اپنے انجیل مین گواہی دیتے ہین چنانچہ
انجیل متی باب (۴) آیت (۱۰) مین لکھا ہے (تب یسوع
نے اسے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو
خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی
کر۔) دیکھو عیسی مسیح نے شیطان کو یہ نہین فرمایا
کہ تو تین اقنوم کی بندگی کر بلکہ یہ فرمایا کہ مسجودہ اور
بندگی خاص ایک خدا وحدہ ولاشریک لہ کو لایق
ہے۔ انصاف فرماے کہ اگر ذات باری تعالی وتقدس

۱۶۶

عین تثلیث ہوتی تو ضرور عیسیٰ مسیح فرماتے کہ ای شیطان
تو باپ بیٹا روح القدس کو سجدہ اور انکی بندگی
کر جب اپنے شیطان کو توحید پرستی کا حکم فرمایا تو
تثلیث صریح باطل ہوی فتدبر ولاتکن من الغافلین

اعتراض ششم سب عیسوی لوگ اس بات پر متفق ہین
کہ عقیدہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید
مانا جاوے اور اقنوم ثلاثہ کو جدا جدا نہ جانے
کیونکہ باپ بیٹا روح القدس واجب الوجود ہین
اور تینون مین کوئی مقدم اور متاخر اور بڑا
چھوٹا نہین بلکہ تینون ازلی ہین اور ہم مثل ہونے
مین موافقت رکھتے ہین پس توحید فی التثلیث
اور تثلیث فی توحید مانی جاوے۔ مین کہتا ہون
اور سب اہل اسلام بھی یہی کہین گے کہ یہ عقیدہ عیسویون
کا انجیل مروجہ حال کے بالکل خلاف ہے کیونکہ انجیل
سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ بیٹا روح القدس مین
فرق ہے اور تینون ہم مثل نہین ہین چنانچہ متی
باب (۱۲) آیت (۳۱) و (۳۲) مین عیسیٰ مسیح
فرماتے ہین (۳۱۔ اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ لوگون
کا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف کیا جائیگا مگر وہ کفر
جو روح کے حق مین ہے لوگون کو معاف نہوگا۔ ۳۲
جو کوئی ابن آدم کے حق مین بُرا کہے اُسے معاف ہوسکیگا
پر جو روح قدس کے حق مین بُرا کہے اسے ہرگز معاف
نہوگا نہ اس جہان مین نہ اُس جہان مین) اس
کلام سے معلوم ہوا کہ خود عیسےٰ آپ اور روح قدس
ہم مثل نہ ہونے سے قایل ہین کیونکہ آپ خود ارشاد

فرماتے ہین کہ جو شخص میرا (عیسےٰ کا) گناہ کریگا وہ معاف
ہوسکتا ہے مگر روح القدس کا گناہ دارین مین معاف
نہ ہوگا۔ اگر عیسےٰ و روح القدس ہر دو ہم مثل ہوتے
تو ضرور جیسے روح قدس کا گناہ گار دارین مین غیر
مغفور ہے ایسا ہی عیسیٰ کا گناہ گار بھی غیر مغفور ہوتا
اس کلام سے افضلیت روح قدس کی عیسیٰ پر بخوبی
ثابت ہوگئی اگر مراتب مین فرق نہ ہوتا تو جناب عیسیٰ
اپنے زبان سے اس فرق بین کو بیان نفرماتے۔
جب مرتبہ عیسیٰ مرتبہ روح قدس سے کم ثابت ہوگیا
تو عیسےٰ لایق خدا ہونے سے نہ رہے کیونکہ کم مرتبہ
شخص ہرگز خدا ہو نہین سکتا۔ اب رہا مرتبہ روح
قدس مساوی مرتبہ خدا ہے یا نہین تو یہ بھی انجیل
سے یون ثابت ہوتا ہے کہ مرتبہ روح قدس و مرتبہ
خدا مین فرق ہے اور خدا روح قدس سے افضل و
اعلیٰ ہے چنانچہ انجیل یوحنا باب (۱۶) آیت (۱۳) مین
مرقوم ہے (لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ
تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ
اپنی نکہیگی۔ لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین
آیندہ کی خبر دیگی۔) اس مین صاف یہ لکھا ہے کہ روح
قدس مین بھی کچھ طاقت و قدرت اپنے طرف سے
کہنے کی نہین ہے بلکہ وہ بھی ایک دوسرے کی محتاج ہے
جب دوسرا اسکو کچھ معلوم کراتا ہے تو وہ بھی اپنے
غیر کو کہدیتا ہے تو اس سے بھی صاف ثابت ہوگیا کہ
روح قدس بھی خدا ہو نہین سکتی کیونکہ وہ خود خدا
کی محتاج ہے بلکہ خداوند عالم وہی ہے جس سے روح قدس

بھی سنکر کہیگی پس جب روح قدس بھی سننے مین محتاج غیر ہووہ خدا کیونکر کہلاوے اور کیونکر خدا نہر ے۔ اس تقریر بالا سے ثابت ہوگیا کہ تثلیث مین تو دو خدا ہونے سے ہرگز قابل نہین اور ان کو خدا کہنا اور کہلانا لایق نہین:

رہی ایک ذات مقدس وحدہٗ ولا شریک لہ اس سے مرتبہ برابر کسیکا مرتبہ نہین اور نہ وہ کسیکا محتاج ہے پس جو مرتبہ مین اعلیٰ ہو اور وہ صفت عیب سے بھی جو عبارت محتاجی سے ہے منزہ ہو وہی خدا ہونے سے قابل ہے اور وہ ہمارا خدا ہے۔ اب عیسویون کا عیسیٰ مسیح کو ہم مرتبہ خداوند کریم تصور کرنا ہندوون اور دیگر مشرکین مین اپنی ہنسائی کرانا اور ان سے نظرون مین کتب آسمانی یعنے عہد عتیق و عہد جدید کو محقر ٹہرانا ہے کیونکہ جب عیسیٰ مسیح رتبہ مین روح قدس سے کم ٹہرے اور روح قدس بھی محتاج خدا ہے تو پھر عیسیٰ مسیح و روح قدس خدا کیونکر ہوسکتے ہین؟

لاکہ ادنیٰ ہو پشو کا ہما ہو نہین سکتا
بت سجدہ کافر سے خدا ہو نہین سکتا

الحاصل اگر ہمنے تو بحول اللہ و قوتہ ابطال الوہیت مسیح و روح قدس کو بدلایل واضحہ و براہین ساطعہ ثابت کر دیا ہے اگر حامیان دین عیسوی بلا تعصب اس ہمارے تحریر کو ملاحظہ فرماوین گے تو یقین ہے کہ وے بھی ہمارے تحقیق کو صحیح تسلیم کرکے دعوی الوہیت عیسےٰ و روح قدس سے باز رہین گے اور اعتقاد تثلیث کو صریح شرک قبول کرکے اس کے معتقد کو مشرک خیال کرینگے۔

وفی ہذا المقدار کفایۃ لمن لہ ہدایۃ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ حررہ المسکین المفتقر الی اللہ العلی السید محمد فخر الدین النقوی الفخری کان اللہ لہٗ۔ ازمدرسہ محلہ میلاپور۔

بقیہ صفات خدا

خدا کی رویت ممکن ہے

پیدایش ۳۲ - ۲۴ تا ۳۰ - اور یعقوب اکیلا رہگیا اور رہان پو پہٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا۔ جب اوسنے دیکہا کہ وہ اسپر غالب نہوا تو اسکی ران کو مروڑا سے چہوا اور یعقوب کے ران کی نس اسکی ساتہ کشتی کرنے مین چڑہ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجہے جانے دے کہ پو پہٹنے ہے وہ بولا کہ مین تجہے جانے نہ دونگا مگر جبکہ تو مجہے برکت دے دے۔ تب اسنے اس سے پوچہا کہ تیرا کیا نام ہے کہ وہ بولا یعقوب۔ اسنے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہین بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچہا اور کہا کہ مین تیری منت کرتا ہون کہ اپنا نام بتاے وہ بولا تو میرا نام کیون پوچہتا ہے اور اسنے اسے وہان برکت دی۔ اور یعقوب نے اس جگہہ کا نام فنی ایل رکہا اور کہا کہ مین نے خدا کو روبرو دیکہا اور میری جان بچ رہی ہے۔ یعقوب۔

خروج ۲۴ - ۱۰ و ۱۱ - اور انہون نے اسرائیل کے خدا کو دیکہا اور اسکی پاؤن سے تلی جیسے نیلم سے پتہر کی کچہاری اور اسکی شفافی جرم آسمان کے مانند تہی۔ اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اس نے اپنا ہاتہ نہ رکہا اونہون نے خدا کو دیکہا

پیدایش - ۳۵ - ۷ - اور اسنے وہان مذبح بنایا اور اس مقام کا نام بیت ایل رکھا اس لئے کہ جب وہ اپنے بھائی سے پاس سے بھاگا تو وہان اسے خدا دکھائی دیا۔

پیدایش - ۲۸ - ۱۳ - اور دیکھو خداوند اسکی اوپر کھڑا ہے اور اسنے کہا کہ مین خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اضحاق کا خدا ہون مین یہ زمین جسپر تو لیٹا ہی تجھے اور تیرے نسل کو دون گا۔

پیدایش - ۴۸ - ۳ - اور یعقوب نے یوسف سے کہا کہ خدای قادر مطلق مجھے لوض سے بیچ کنعان کی زمین مین دکھائی دیا اور مجھے برکت دی جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو نزدیک آیا تو خدا نے اسے بوٹے اندر سے پکارا اور کہا کہ ای موسیٰ ای موسیٰ وہ بولا مین یہان ہون۔

خاضیون - ۳۳ - ۲۲ تب منوحہ نے اپنے جورو سے کہا کہ ہم اب ضرور مر جائینگے کیونکہ ہم نے خدا کو دیکھا۔

۲ تواریخ - ۷ - ۱۲ - تب خداوند رات کے وقت سلیمان پر ظاہر ہوا اور اسے کہا کہ مین نے تیری دعا سنی اور اسکان کو اپنے واسطے چن لیا کہ وہ قربان گاہ ہووے۔

یسعیاہ - ۶ - ۵ - تب مین بولا ہا کہ ہائے مجھپر مین تو برباد ہوا کہ مین ناپاک ہونٹون کا آدمی ہون اور نجس لب لوگون کے درمیان بستا ہون کیونکہ میری انکھون نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا۔

مکاشفات - ۱ - ۱۷ - اور جب مین نے اسے دیکھا تب اسکی پانون پر مردہ سا گر پڑا تب اسنے اپنا دہنا ہاتھ مجھپر رکھا اور مجھے کہا کہ مت ڈر مین اول و آخر

اول یوحنا - ۲ - ۱۹ - پھر اوست نے کہا کہ اس سے تم خداوند کے

بقیہ مضمون بجواب رسالہ دین حق کی تحقیق

سخن کو سنو جنمین نے خداوند کو اسکے کرسی پر بیٹھے دیکھا - باقی آیندہ

اب اسکا جواب ہم کو لازم تو یہی تہا کہ ہم بھی یون ہی کہکر الگ ہو جاتے کہ - کیا یسوع کا نام لینے سے آدمی نجات پا سکتا ہے - ( ) کیا لاکہون گنہگار سے بدلے ایک ناکردہ گناہ پھانسی پا سکتا ہے - کیا آدمی کو خدا کا بیٹا کہنے سے گنہگار سزا نہین پا سکتا - کیا پانی کا چھینٹا دینے سے گناہ دہو جاتی ہین - کیا صرف انجیل کی منادی کرنیسے پولوس کے گناہ معاف ہو سکتی ہین - کیا خدا کی شریعت رد کرنے سے پولوس وغیرہ تمام شاگرد بخشے جاوینگے وغیرہ - لیکن ہم تو مصنف رسالہ ہذا کی طرح گمراہ نہین ہین اسلئے ہم نئی عہدنامہ کی تلاوت کرتے ہین - اعمال ۲ باب ۳۸ تب پطرس نے کہا توبہ کرو اور تم سے ہر ایک گناہ ہونکی معافی کے لئے یسوع مسیح کی نام کا بپتسمہ لے - ۳ باب ۱۹ - پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہاری گناہ مٹائی جاوین تاکہ خداوند کی حضور سے تازگی بخش ایام آوین - ۵ باب ۳۱ - اوسی کو خدا نے مالک اور نجات دینے والا ٹہرا کر اپنے داہنی ہاتہ پر بلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ اور گناہون کی معافی بخشے - ۸ باب ۲۲ پس اپنی اس شرارت سے توبہ کرو اور خدا سے منت کر کہ شاید تیرے دل کا خیال تجھے معاف ہو اسلئے کہ تو پت کی کڑواہٹ اور بدی کی بند مین گرفتار ہے - ۱۲ باب ۴۳ - جو کوئی اس پر ایمان لاوے اوس کے نام سے اپنی گناہون کی معافی پاوے ۱۴ باب ۳۸ پس ای بہائیو یہ تم کو معلوم ہو جاوے کہ اسیکے وسیلے

مطبوعہ الاسلام مسکن بنگلور بہتمام محمد آریف کے چھپا۔